www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکیبِ جملہ کا آسان طریقہ

الملخص من ”جواهر النحو“

قُطِفَ الْجَوَاهِرُ الْمُتَنَاثَرَةُ فِيْ عِلْمِ النَّحْوِ مِنْ ثَمَانِيْنَ كُتُبًا مَعَ انْطِبَاقٍ بِالْأَمْثِلَةِ وَالْآيَاتِ

تأليف: أبو عبدالوهاب محمدا أكرم محمدي
الأستاذ الجامعة الإسلامية، مركز جاويد بن إسماعيل، لاهور
المدير العام ”بيت القرآن“ لاهور، الباكستان

عِلمِ نحو کے بنیادی قواعد

(1) ہر اسم دراصل مرفوع ہوتا ہے اور اس کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی اس کا عامل لفظاً موجود نہیں ہوتا جیسے: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ ﷺ. لیکن جب اس اسم سے پہلے کوئی عامل آجائے تو وہ اسکے اعراب کو تبدیل کردے گا۔ اگر وہ عامل ناصب ہے تو اسم منصوب ہوجائے گا جیسے: اِنَّ خَالِدًا قَائِمٌ اور اگر وہ عامل جار ہے تو یہ اسم مجرور ہوجائے گا جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ۔ یاد رہے کہ رفع اعراب کی اصلی حالت ہوتی ہے، لیکن نصب اور جر عامل کی وجہ سے تبدیل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہے۔

حروف ناصبہ 6 ہیں: 1. اِنَّ 2. اَنَّ 3. كَاَنَّ 4 لٰكِنَّ 5. لَيْتَ 6. لَعَلَّ.

حروف جارہ 17 ہیں: 1. ب 2. ت 3. ك 4. ل 5. و 6. مُنْذُ 7. مُذْ 8. خَلَا 9. رُبَّ 10. حَاشَا 11. مِنْ 12. عَدَا 13. فِيْ 14. عَنْ 15. عَلٰى 16. حَتّٰى 17. اِلٰى.

(2) اسم کی پہچان: یہ 13 علامات ہیں: 1. شروع میں اَلْ ہو جیسے: اَلرَّجُلُ. 2. شروع میں حرف جر ہو جیسے: فِي الْمَسْجِدِ. 3. شروع میں حرف ندا ہو جیسے: يَا خَالِدُ. 4. آخر میں تنوین ہو جیسے: سَعِيْدٌ. 5. آخر میں تائے تانیث متحرکہ ہو جیسے: مُسْلِمَةٌ. 6. مضاف ہو جیسے: غُلَامُ سَعِيْدٍ. 7. موصوف ہو جیسے: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ. 8. تثنیہ ہو جیسے: رَجُلَانِ. 9. جمع ہو جیسے: رِجَالٌ. 10. منسوب ہو جیسے: مَكِّيٌّ. 11. تصغیر ہو جیسے: رُجَيْلٌ. 12. غیر منصرف ہو جیسے: سُلَيْمَانُ. 13. مسند الیہ ہو جیسے: خَالِدٌ قَائِمٌ.
مسند الیہ سے مراد وہ اسم ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے۔ اور جس چیز کی نسبت کی جائے اُسے مسند کہتے ہیں۔ جیسا کہ مثال میں خَالِدٌ کی طرف قَائِمٌ یعنی کھڑے ہونے کی نسبت کی گئی ہے۔

(3) جملہ اسمیہ: ایسا جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا کلمہ اسم اور دوسرا کلمہ خواہ اسم ہو یا فعل، پہلے کلمہ کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں جیسے: خَالِدٌ قَائِمٌ۔

(4) مبتدا، خبر: دونوں دراصل مرفوع ہوتے ہیں اور ان کا عامل بھی معنوی ہوتا ہے، جیسے: خَالِدٌ قَائِمٌ لیکن جب ان سے پہلے کوئی ناسخ نواسخ جملہ میں سے آجائے تو وہ اس کے اعراب کو تبدیل کردے گا، جیسے: اِنَّ خَالِدًا قَائِمٌ، كَانَ خَالِدٌ قَائِمًا. پہلی مثال میں اِنَّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ اور دوسری مثال میں كَانَ افعال ناقصہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

نواسخ جملہ: یہ 6 ہیں: 1. افعال ناقصہ 2. اَفعال مقاربہ 3. اَفعال قلوب 4. حروف مشبہ بالفعل 5. لائے نفی جنس 6. ما و لا مشابہ بلیس۔

(5) جملہ فعلیہ: ایسا جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا کلمہ فعل اور دوسرا کلمہ اسم ہو، پہلے کلمہ کو فعل اور دوسرے کو فاعل کہتے ہیں جیسے: قَامَ خَالِدٌ۔
ہر فعل میں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔

(6) جملہ خبریہ: ایسا جملہ ہوتا ہے جس میں کسی واقعہ کی خبر میں سچے یا جھوٹے ہونے کا امکان ہو جیسے: خَالِدٌ نَائِمٌ۔

(7) جملہ انشائیہ: ایسا جملہ ہوتا ہے جس میں کسی واقعہ کی خبر میں سچے یا جھوٹے ہونے کا امکان نہ ہو جیسے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

(8) جملہ انشائیہ: 10 اَقسام ہیں: 1. امر جیسے: اَقِمِ الصَّلٰوةَ. 2. نہی جیسے: لَا تَضْرِبْ. 3. استفہام جیسے: هَلْ اَنْتَ ذَاهِبٌ. 4. تمنی جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ. 5. ترجی جیسے: لَعَلَّ الطَّالِبَ نَاجِحٌ. 6. عقود جیسے: اِشْتَرَيْتُ وَبِعْتُ. 7. منادیٰ جیسے: يَا اللّٰهُ. 8. عرض جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا. 9. قسم جیسے: وَاللّٰهِ. 10. تعجب جیسے: مَا اَحْسَنَهُ وَاَحْسِنْ بِهٖ.

(9) فعل کی پہچان: یہ 10 علامات ہیں: 1. شروع میں قَدْ ہو جیسے: قَدْ قَامَ. 2. شروع میں س ہو جیسے: سَيَقُوْلُ. 3. شروع میں سَوْفَ ہو جیسے: سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. 4. آخر میں جزم ہو جیسے: لَمْ يَلِدْ. 5. آخر میں تائے تانیث ساکنہ ہو جیسے: قَالَتْ. 6. آخر میں نون تاکید ہو جیسے: لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ. 7. فعل امر ہو جیسے: اِضْرِبْ. 8. فعل نہی ہو جیسے: لَا تَضْرِبْ. 9. مسند ہو جیسے: قَامَ خَالِدٌ. 10. فعل کا ماضی سے مضارع کی طرف پھرنا یعنی گردان کا ہونا جیسے: ضَرَبَ، يَضْرِبُ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(10) **فعل مضارع** دراصل مرفوع ہوتا ہے، اس کا عامل بھی معنوی ہوتا ہے، جیسے: یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ لیکن جب اس سے پہلے کوئی عامل آجائے تو وہ اس کے اعراب کو تبدیل کر دے گا۔ اگر وہ عامل ناصب ہو تو فعل مضارع منصوب ہو جائے گا جیسے: لَنْ یَفْعَلَ اور اگر وہ عامل جازم ہو تو فعل مضارع مجزوم ہو جائے گا، جیسے: لَمْ یَفْعَلْ۔

فعل مضارع کی پہچان: اس کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے آخر میں عموماً "تا ہے، تی ہے، تے ہیں، تا ہوں" یا "گا، گی، گے" آتا ہے جیسے: وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا، تو لکھتا ہے یا لکھے گا، میں سنتا ہوں یا سنوں گا، ہم دیکھتے ہیں یا دیکھیں گے۔ درج ذیل میں فعل مضارع کے صیغوں اور علامات کی پہچان سرخ رنگ میں دی گئی ہے۔ اسے خوب پہچان لیں۔

فعل مضارع معروف						
	غائب		حاضر		متکلم	
عدد	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	یَفْعَلُ	تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	تَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلُ	
تثنیہ	یَفْعَلَانِ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلَانِ	نَفْعَلُ	
جمع	یَفْعَلُوْنَ	یَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلْنَ		

(11) **فعل ماضی** دراصل مبنی ہے، اس کا صیغہ واحد مذکر غائب ہمیشہ مفتوح ہی رہتا ہے البتہ اس کا عین کلمہ تبدیل ہوتا رہتا ہے جیسے: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔

فعل ماضی کی پہچان: اس کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے آخر میں عموماً "الف" آتا ہے جیسے: اس نے پڑھا، تو نے لکھا، میں نے سُنا، ہم نے دیکھا۔ یاد رہے کہ فعل ماضی کے صیغوں کے ساتھ ہمیشہ ضمائر متصلہ ہوتی ہیں جو اس کی علامات اور پہچان ہیں، اور عموماً اس فعل کا فاعل بھی ہوتی ہیں بشرطیکہ اس کے بعد فاعل اسم ظاہر نہ ہو صیغہ واحد مذکر غائب کے سوا کیونکہ اس میں عموماً ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ہوتی ہے۔ درج ذیل میں صیغوں کی علامات سرخ رنگ میں دی گئی ہے۔

فعل ماضی معروف						
	غائب		حاضر		متکلم	
عدد	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	فَعَلَ	فَعَلَتْ	فَعَلْتَ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ	
تثنیہ	فَعَلَا	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْنَا	
جمع	فَعَلُوْا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُنَّ		

(12) **فاعل** دراصل مرفوع ہوتا ہے، اس کا عامل عموماً فعل معروف ہوتا ہے، جیسے: اَکَلَ خَالِدٌ (خالد نے کھایا) اس مثال میں اَکَلَ فعل اور خَالِدٌ فاعل ہے، پس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فاعل کی پہچان: فاعل کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے جملہ میں فاعل کے بعد عموماً لفظ "نے" استعمال ہوتا ہے۔ اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل ہمیشہ فاعل کے مطابق ہوگا جیسے: الرَّجُلُ ضَرَبَ، اَلرَّجُلَانِ ضَرَبَا، اَلرِّجَالُ ضَرَبُوْا۔

(13) **نائب فاعل** (مفعول مالم یسم فاعلہ) دراصل مرفوع ہوتا ہے، اس کا عامل عموماً فعل مجہول ہوتا ہے، جیسے: سُئِلَ حَامِدٌ۔ اس مثال میں سُئِلَ فعل مجہول ہے اور حَامِدٌ اس کا نائب فاعل ہے، پس فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(14) **مفعول** دراصل منصوب ہوتا ہے، اس کا عامل عموماً فعل معروف ہوتا ہے، جیسے: فَتَحَ حَامِدٌ بَابًا (حامد نے دروازے کو کھولا)۔

مفعول کی پہچان: مفعول کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے جملہ میں عموماً مفعول کے بعد لفظ "کو" استعمال ہوتا ہے۔ مفعول اگر اسم غیر منصرف ہو یا معرف باللام ہو تو صرف زبر آئے گی جیسے: ﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ﴾، ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ﴾ مفعول اگر اسم نکرہ ہو تو تنوین کے ساتھ عموماً "ا" بھی لکھا جاتا ہے جیسے: طَعَامًا، سوائے گول تاء کے جیسے: جَنَّةً۔

(15) اگر فعل لازم ہو تو اس کے ساتھ فاعل بھی ہوتا ہے خواہ اسم ظاہر ہو جیسے: اَکَلَ خَالِدٌ یا اسم ضمیر ہو جیسے: قَالَ اس فعل میں ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے اور اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے ساتھ مفعول بھی ہوتا ہے جیسے: اَکَلَ خَالِدٌ طَعَامًا۔ بعض اوقات افعالِ قلوب کے ساتھ دو یا دو سے زیادہ مفعول بھی آجاتے ہیں جیسے: اَظُنُّ مُجَاهِدًا قَائِمًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب: ① جملے کی ترکیب کو سمجھنے کے لیے جملے کے پہلے کلمہ کو غور سے دیکھیں اگر اس کلمے کے شروع میں "اَلْ" ہو یا آخر میں تنوین (ــً، ــٍ، ــٌ) ہو تو وہ کلمہ یقیناً اسم ہے جیسے: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ ﷺ۔

اور اگر ان دونوں میں سے کوئی علامت نہ ہو تو پھر اسم کی باقی تمام علامات غور سے دیکھیں، اگر اُن میں سے کوئی ایک علامت بھی موجود ہو تو وہ کلمہ یقیناً اسم ہو گا۔

② پہلے کلمہ پر دوبارہ غور کریں کہ یہ اسم معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر وہ اسم معرفہ ہو تو یقیناً مبتدا بن جائے گا اور دوسرا کلمہ اسم ہو یا فعل دونوں صورتوں میں مبتدا کی خبر بنے گا مثلاً: خَالِدٌ قَائِمٌ اس مثال میں خَالِدٌ اسم معرفہ مبتدا اور قَائِمٌ اس کی خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

③ یاد رہے کہ اگر جملے کا پہلا کلمہ اسم نکرہ ہے تو وہ مرکب غیر مفید بنے گا، جس کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں:

اگر دونوں اسم نکرہ ہوں تو پہلا موصوف اور دوسرا صفت ہو گا، یعنی مرکب توصیفی بنے گا جیسے: رَجُلٌ قَائِمٌ۔

اگر پہلا اسم نکرہ ہو اور دوسرا اسم معرفہ ہو تو پہلا مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو گا، یعنی مرکب اضافی بنے گا جیسے: غُلَامُ حَامِدٍ۔

④ مبتدا اور خبر کی پہچان: مبتدا عموماً معرفہ لیکن کبھی نکرہ مخصوصہ بھی ہوتا ہے اور خبر عموماً نکرہ لیکن کبھی معرفہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ بھی خبر بن جاتی ہے جیسے: خَالِدٌ قَامَ اس مثال میں خَالِدٌ مبتدا اور قَامَ فعل، پس فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر هُوَ سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر مبتدا کی خبر بنے گی۔

⑤ اسم معرفہ: اس کی 7 اَقسام ہیں: 1. ضمیر ہو جیسے: هُوَ، اَنْتَ، اَنَا۔ 2. علم ہو جیسے: اَللّٰهُ، مُحَمَّدٌ ﷺ۔ 3. اسم اشارہ ہو جیسے: هٰذَا، هٰذِهٖ۔ 4. اسم موصول ہو جیسے: اَلَّذِیْ۔ 5. معرف باللام ہو جیسے: اَلْكِتَابُ۔ 6. مذکورہ بالا 5 اَقسام میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامُ سَعِیْدٍ۔ 7. منادی ہو جیسے: یَا سَعِیْدُ۔

جملہ فعلیہ کی ترکیب: ① اگر پہلے کلمے میں اسم کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے تو پھر اس کلمہ کے شروع میں فعل کی علامات میں سے حروف اَتَیْنَ (ی، ت، أ، ن) کو دیکھیں، اگر وہ موجود ہیں تو یہ کلمہ یقیناً فعل مضارع ہے۔

② اگر حروف اَتَیْنَ (ی، ت، أ، ن) موجود نہ ہوں تو پھر کلمہ کے آخر میں یہ علامات "ا، وْا، تْ، تَا، نَ، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، تُ، نَا" غور سے دیکھیں، اگر ان میں سے کوئی ایک علامت موجود ہو تو وہ کلمہ یقیناً فعل ماضی ہے۔

③ اگر یہ دونوں علامات نہ ہوں تو پھر فعل کی باقی تمام علامات کو غور سے دیکھیں، ان میں سے کوئی ایک علامت بھی پائی گئی تو وہ کلمہ یقیناً فعل ہو گا۔

④ اس کے بعد غور کریں کہ اس فعل میں کام کیا ہے اور کام کرنے والا کون ہے اور جس پر کام ہوا ہے یا کیا گیا ہے وہ کیا ہے؟

جب یہ تینوں چیزیں واضح ہو جائیں تو جس کلمہ میں کام کرنے والے کا مفہوم ہے اس کلمہ کو اس فعل کا فاعل بنا دیں اور جس کلمہ میں جس پر کام ہوا یا کیا گیا کا مفہوم ہے تو اس کلمہ کو اس فعل کا مفعول بنا دیں۔ مثلاً: اَكَلَ خَالِدٌ طَعَامًا اس مثال میں اَكَلَ فعل ماضی ہے، اس میں کھانا کام ہے اور کھانے والا خَالِدٌ ہے، لہٰذا یہ فاعل بن گیا۔ اور جو چیز کھائی گئی وہ طَعَامًا ہے، اس لیے یہ مفعول بن گیا، پس فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

⑦ یاد رہے کہ فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے: فَتَحَ حَامِدٌ بَابًا۔

⑧ مذکورہ بالا مثال میں فعل معروف کا ذکر کیا گیا ہے لیکن جب فعل مجہول ہو تو اس کے بعد والا کلمہ اس کا نائب فاعل بنے گا جیسے: اُكِلَ طَعَامٌ۔

مختلف جملوں کی 15 اقسام کی ترکیب مع ضروری قواعد

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی ترکیب سمجھنے کے بعد سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مختلف جملوں میں سے جو عموماً جوڑا جوڑا ہوتے ہیں اُن کی ترکیب کیسے ہو گی؟

جیسے: 1. مضاف اور مضاف الیہ 2. موصوف اور صفت 3. جار اور مجرور 4. ذوالحال اور حال 5. ممیز اور تمیز 6. مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ 7. معطوف علیہ اور معطوف 8. مؤکد اور تاکید 9. مبدل منہ اور بدل 10. اسم اشارہ اور مشار الیہ 11. اسم موصول اور صلہ 12. حرف ندا اور منادیٰ 13. شرط اور جزا 14. قسم اور جواب قسم 15. قول اور مقولہ وغیرہ۔

ان میں سے ہر ایک کی ترکیب اور پہچان کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ان دونوں کو ملائیں اور پھر غور کریں کہ یہ دونوں جملے کے شروع میں یا درمیان میں یا آخر میں ہیں؟

اگر یہ جملے کے شروع میں ہیں تو ان کو ملا کر مبتدا بنا دیں اور اگر درمیان یا آخر میں ہیں تو پھر غور کریں کہ ان سے پہلے کیا ہے؟

اگر ان سے پہلے مبتدا ہے تو ان دونوں کو خبر بنا دیں اور اگر ان سے پہلے فعل ہے تو ان دونوں کو فاعل بنا دیں اور اگر ان سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو ان دونوں کو مفعول بنا دیں، اگر ان سے پہلے موصوف ہے تو ان دونوں کو صفت بنا دیں اور اگر ان سے پہلے مضاف ہے تو ان دونوں کو مضاف الیہ بنا دیں اور اگر ان سے پہلے جار ہے تو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو مجرور بنادیں، اگر ان سے پہلے ذوالحال ہے تو ان دونوں کو حال بنادیں اور اگر سے پہلے مستثنیٰ منہ ہے تو ان دونوں کو مستثنیٰ بنادیں اور اگر ان سے پہلے مبدل منہ ہے تو ان دونوں کو بدل بنادیں، اسی طرح باقی تمام کی ترکیب ہوگی۔

درج ذیل میں ہر ایک کی تفصیل تحریر کر رہے ہیں، اسے نہایت غور سے سمجھیں اور پھر عملی مشق بھی کریں۔

1. مرکب اضافی کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر مضاف ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً مضاف الیہ ہوگا، اسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ پس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نکرہ مخصوصہ ہونے کی وجہ سے مبتدا بن جائے گا اور ان کے بعد والا کلمہ یقیناً خبر بنے گی، جیسے: قَلَمُ حَامِدٍ جَدِيْدٌ اس مثال میں قَلَمُ مضاف، حَامِدٍ مضاف الیہ، پس مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا بن گیا اور جَدِيْدٌ اس کی خبر بنے گی، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ مضاف اور مضاف الیہ جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: هٰذَا قَلَمُ حَامِدٍ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس فعل کا فاعل بن جائیں گے جیسے: قَتَلَ غُلَامُ حَامِدٍ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہوں تو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل کا مفعول بن جائیں گے، جیسے: قَتَلُوْا غُلَامَ حَامِدٍ۔

مرکب اضافی کی پہچان: ① اس کا ترجمہ کرتے ہوئے پہلے مضاف الیہ اور پھر مضاف کا ترجمہ کیا جاتا ہے، اِن دونوں کے ترجمہ کے درمیان عموماً کا، کی، کے میں سے کوئی ایک لفظ آتا ہے۔ جیسے: قَلَمُ حَامِدٍ جَدِيْدٌ (حامد کا قلم جدید ہے۔)

② یاد رہے کہ مضاف ایسا اسم نکرہ ہوتا ہے جس پر "اَلْ" اور تنوین دونوں داخل نہیں ہو سکتے اور مضاف کا اعراب ہمیشہ عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا، مگر مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔ جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

③ یاد رہے کہ جب دو یا دو سے زیادہ اسم اکٹھے آجائیں اور اُن میں سے صرف آخری اسم کے شروع میں "اَلْ" ہو تو مرکب اضافی بنے گا جیسے: بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ۔

④ یاد رہے کہ جب دو یا دو سے زیادہ اسم اکٹھے آجائیں اور اُن میں سے صرف آخری اسم کے آخر میں ضمیر ہو تو مرکب اضافی بنے گا جیسے: هٰذَا كِتَابُ صَدِيْقِهٖ۔

⑤ یاد رہے کہ مضاف جب تثنیہ یا جمع ہو تو اس کے آخر سے اضافت کی وجہ سے ن حذف ہو جائے گا، جیسے: غُلَامَا خَالِدٍ، مُسْلِمُوْ مَدِيْنَةٍ۔

2. مرکب توصیفی کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر موصوف ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً صفت ہوگا، اسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا بن جائے گا اور ان کے بعد والا کلمہ یقیناً خبر بنے گی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ اس مثال میں رَجُلٌ موصوف عَالِمٌ صفت ہے، پس موصوف اپنی صفت مل کر نکرہ مخصوصہ ہونے کی وجہ سے مبتدا بن گیا اور قَائِمٌ اس کی خبر ہے، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ موصوف اور صفت جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو موصوف اپنی صفت سے مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو موصوف اپنی صفت سے مل کر اس فعل کا فاعل بن جائیں گے جیسے: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو موصوف اپنی صفت سے مل کر اس فعل کا مفعول بن جائیں گے، جیسے: قَتَلُوْا رَجُلًا صَالِحًا۔

مرکب توصیفی کی پہچان: ① یاد رہے کہ موصوف کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا مگر صفت اپنے موصوف کے ساتھ چار چیزوں میں موافقت کرتی ہے: 1. صفت کا اعراب ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگا، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ۔ 2. دونوں معرفہ یا نکرہ ہوں گے جیسے: خَالِدٌ الْعَالِمُ۔ 3. دونوں مذکر یا مؤنث ہوں گے جیسے: اِمْرَاَةٌ عَالِمَةٌ۔ 4. دونوں واحد یا تثنیہ یا جمع ہوں گے جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ۔ ② صفت عموماً مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی جملہ اسمیہ یا فعلیہ بھی صفت بن جاتی ہے جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَبُوْهُ قَائِمٌ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ اَبُوْهُ۔

③ دو یا دو سے اسم معرفہ اکٹھے آجائیں جن کے شروع میں "اَلْ" ہو اور سب مفرد ہوں تو ان میں سے پہلا موصوف اور باقی تمام اس کی صفات ہوں گی جیسے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ اس مثال میں لفظ اَللّٰهُ موصوف اور باقی تینوں کلمات اس کی صفات ہیں۔

④ دو یا دو سے اسم نکرہ اکٹھے آجائیں جن کے آخر میں تنوین (ـً، ـٍ، ـٌ) ہو اور سب مفرد ہوں تو ان میں پہلا موصوف اور باقی تمام صفات ہوں گی جیسے:

﴿هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾، ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ⑩ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ⑪ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫﴾ پہلی مثال میں عَذَابٌ موصوف اور اَلِيْمٌ صفت ہے۔ دوسری مثال میں حَلَّافٍ موصوف اور باقی تمام اس کی صفات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اگر دو اسم ایک جگہ جمع ہوجائیں تو عموماً ان کی ترکیب کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں:

① اگر دونوں اسم معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں تو پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہوگا، یعنی مرکب توصیفی بنے گا جیسے: اَلرَّجُلُ الْقَائِمُ، رَجُلٌ قَائِمٌ۔

② اگر پہلا اسم معرفہ ہو اور دوسرا اسم نکرہ ہو تو پہلا اسم مبتدا اور دوسرا خبر ہوگا، یعنی جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا جیسے: حَامِدٌ عَالِمٌ۔

③ اگر پہلا اسم نکرہ ہو اور دوسرا اسم معرفہ ہو تو پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوگا، یعنی مرکب اضافی بنے گا جیسے: غُلَامُ حَامِدٍ۔

3. مرکب جاری کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر حرف جر ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً اسم مجرور ہوگا، اسے مرکب جاری کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ جار اپنے مجرور سے مل کر کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے (اگر فعل یا شبہ فعل لفظاً موجود نہ ہوں تو مقدر کریں گے) پس فعل یا شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر مقدم بنے گی۔ کیونکہ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو خبر کو مقدم لایا جاتا اور اس کے بعد اسم معرفہ ہو یا نکرہ ہو، دونوں صورتوں میں مبتدا مؤخر ہی بنے گا جیسے: فِي الدَّارِ حَامِدٌ، فِي الدَّارِ رَجُلٌ، عِنْدِيْ مَالٌ۔ مذکورہ بالا مثالوں میں فِي الدَّارِ اور عِنْدِيْ کا متعلق مَوْجُوْدٌ اسم مفعول شبہ فعل ہے، پس مَوْجُوْدٌ صیغہ اسم مفعول شبہ فعل اپنے نائب فائل هُوَ ضمیر مستتر اور اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ بن کر خبر مقدم اور حَامِدٌ، رَجُلٌ، مَالٌ وغیرہ ان کا مبتدا مؤخر بنے گا۔ پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

شبہ فعل: یہ ایسے اسماء ہیں جو فعل کی طرح عمل کرتے ہیں، فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں یہ پانچ ہیں: مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ۔

② یاد رہے کہ جار اور مجرور جب جملے کے شروع میں آئیں تو خبر مقدم ہی بنیں گے، اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر ان سے پہلے مبتدا ہے تو جار اپنے مجرور سے مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: قَلَمُ حَامِدٍ فِي الدَّارِ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جائے گا، جیسے: خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو بھی جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جائے گا، جیسے: قَتَلُوْا فِي الدَّارِ رَجُلًا۔

⑥ یاد رہے کہ مجرور کا اعراب ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ لیکن جب اسم غیر منصرف ہو تو اس پر کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔ جیسے: عَنْ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ۔

4. حال اور ذوالحال کی ترکیب: ① حال ایسا کلمہ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت اور کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ جس کی حالت بیان کی جائے اُسے ذوالحال کہتے ہیں اور اس کلمہ کو حال کہتے ہیں جیسے: جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا اس مثال میں فعل کے بعد خَالِدٌ ذوالحال اور رَاكِبًا حال ہے، پس ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل بن گیا، پس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ② اگر ذوالحال اور حال سے پہلے فعل ہے تو ذوالحال اور حال دونوں مل کر فعل کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا۔

③ اگر ذوالحال اور حال سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو ذوالحال اور حال دونوں مل کر مفعول بہ بن جائیں گے، جیسے: ضَرَبْتُ رَجُلًا مَشْدُوْدًا۔

④ یاد رہے کہ کبھی فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت بھی بیان ہو سکتی ہے جیسے: لَقِيْتُ مُجَاهِدًا رَاكِبَيْنِ۔

⑤ یاد رہے کہ حال کا عامل کبھی محذوف بھی ہو سکتا ہے، جیسے: خَالِدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا، یعنی خَالِدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ قَائِمًا۔

⑥ یاد رہے کہ حال کبھی مکمل جملہ بھی واقع ہو جاتا ہے لیکن اس جملے میں واو حالیہ کے بعد ضمیر کا ذوالحال کی طرف لوٹنا لازمی ہے جیسے: ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾

ذوالحال اور حال کی پہچان: ذوالحال ہمیشہ معرفہ اور حال ہمیشہ نکرہ اور منصوب ہوتا ہے، لیکن ذوالحال کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا اور اس کا عامل عموماً فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے۔

5. ممیز اور تمیز کی ترکیب: ① اگر جملے کا پہلا کلمہ ممیز ہے تو دوسرا کلمہ یقیناً تمیز ہوگا، تمیز ایسا اسم نکرہ ہے جو مِنْ کے معنی میں ہوتا ہے جسے ابہام دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جیسے: شِبْرٌ اَرْضًا أَيْ شِبْرٌ مِنْ اَرْضٍ. اس مثال میں شِبْرٌ ممیز اور اَرْضًا تمیز ہے، چونکہ یہ شروع میں آئے ہیں اس لیے مبتدا بنیں گے اور بِعْتُ فعل محذوف اس کی خبر بنے گی، پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ممیز اور تمیز کو خبر بنالیں اور هٰذَا مبتدا محذوف نکال لیں، پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ ممیز اور تمیز جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر ان سے پہلے مبتدا موجود ہے تو ممیز اور تمیز دونوں مل کر اس کی خبر بن جائیں گے، جیسے: خَالِدٌ غَنِيٌّ تَمْرًا۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو ممیز اور تمیز دونوں مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: طَابَ سَعِيْدٌ اَبًا۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو ممیز اور تمیز دونوں مل کر مفعول بن جائے گا، جیسے: بِعْتُ قَفِيْزًا بُرًّا۔

ممیز اور تمیز کی پہچان: یاد رہے کہ ممیز کا اعراب ان کے عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔ لیکن تمیز عموماً منصوب ہوتی ہے لیکن کبھی اضافت کی وجہ سے مجرور بھی ہو جاتی ہے، اس کی پہچان یہ ہے کہ اس سے پہلے مِنْ جارہ لگائیں تو معنی درست رہے جیسے: هٰذَا خَاتَمُ فِضَّةٍ أَيْ هٰذَا خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال اور تمیز میں فرق: 1. تمیز ہمیشہ مفرد اور حال کبھی جملہ یا شبہ جملہ بھی بن جاتا ہے۔ 2. تمیز کسی ذات یا نسبت سے اِبہام دور کرتی ہے جبکہ حال فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرتا ہے۔ 3. تمیز ایک سے زیادہ نہیں آسکتی جبکہ حال متعدد ہو سکتے ہیں۔ 4. تمیز مجرور بالحرف یا مجرور بالاضافت ہوتی ہے جبکہ حال ہمیشہ منصوب ہی رہتا ہے۔ 5. تمیز زائد ہوتی ہے جبکہ حال زائد نہیں ہوتا۔ 6. تمیز عامل کی تاکید نہیں بنتی جبکہ حال تاکید بن جاتا ہے۔

6. مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کی ترکیب: ① اگر جملے کا پہلا کلمہ مستثنیٰ منہ ہے تو دوسرا کلمہ حرف استثناء کے بعد یقیناً مستثنیٰ ہوگا، پس مستثنیٰ ایسا اسم نکرہ ہے جو حروف استثناء کے بعد آتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں شامل نہیں ہے جیسے: قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا رَجُلًا. اس مثال میں اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اور اِلَّا حرف استثناء رَجُلًا مستثنیٰ ہے، پس مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر قَامَ فعل کا فاعل بن جائے گا، پس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے، اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ دونوں سے مل کر اس کی خبر بن جائیں گے، جیسے: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ دونوں سے مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: صَلَّى الْقَوْمُ اِلَّا رَجُلًا۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ دونوں سے مل کر مفعول بن جائے گا، جیسے: صَلَّيْتُ الصَّلٰوةَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ۔

مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کی پہچان: مستثنیٰ منہ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔

مستثنیٰ کے اعراب کی عموماً چار صورتیں ہوتی ہیں: ① نصب فقط، یہ چھ مقامات ہیں: 1. مستثنیٰ متصل، کلام موجب اور اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے: ﴿فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ﴾ 2. مستثنیٰ منقطع ہو جیسے: قَامَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا. 3. مستثنیٰ مقدم ہو جیسے: مَا جَاءَنِيْ اِلَّا مُجَاهِدًا اَحَدٌ۔ 4. مستثنیٰ خلا، عدا کے بعد ہو جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا سَعِيْدًا و عَدَا سَعِيْدًا 5. مستثنیٰ مَا خَلَا، مَا عَدَا کے بعد ہو جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا خَلَا سَعِيْدًا۔ 6. مستثنیٰ لَيْسَ، لَا يَكُوْنُ کے بعد ہو جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ لَيْسَ نَاصِرًا و لَا يَكُوْنُ نَاصِرًا۔

② نصب یا بدل: 1. مستثنیٰ متصل، کلام غیر موجب، اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے: مَا جَاءَنِيْ اَحَدٌ اِلَّا نَاصِرٌ اَوْ اِلَّا نَاصِرًا۔

③ عامل کے مطابق: مستثنیٰ متصل، کلام غیر موجب، اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے: مَا جَاءَنِيْ اِلَّا مُجَاهِدٌ، وَمَا رَاَيْتُ اِلَّا مُجَاهِدًا وَمَا مَرَرْتُ اِلَّا بِمُجَاهِدٍ۔

④ جر: مستثنیٰ غَيْر، سِوٰى، حَاشَا کے بعد واقع ہو جیسے: قَامَ الْقَوْمُ غَيْرَ وَسِوٰى وَحَاشَا مُنَافِقٍ۔ یاد رہے کہ کلام غیر موجب ایسی کلام ہوتی ہے جس میں نفی یا نہی یا استفہام موجود ہو نیز مستثنیٰ کی آسان ترین پہچان یہ ہے کہ اس سے پہلے حروف استثناء میں سے کوئی ایک حرف لازمی لفظاً موجود ہوگا۔

حروف استثناء دس ہیں: 1. اِلَّا 2. غَيْرَ 3. سِوٰى 4. حَاشَا 5. خَلَا 6. عَدَا 7. مَاخَلَا 8. مَاعَدَا 9. لَيْسَ 10. لَا يَكُوْنُ.

7. معطوف علیہ اور معطوف کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر معطوف علیہ ہو تو دوسرا کلمہ حرف عطف کے بعد یقیناً معطوف ہوگا، جیسے: خَالِدٌ وَ حَامِدٌ قَائِمَانِ اس مثال میں خَالِدٌ معطوف علیہ وَ حرف عطف حَامِدٌ معطوف، پس معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مبتدا بن گیا اور قَائِمَانِ خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ معطوف علیہ اور معطوف جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر اس کی خبر بن جائیں گے، جیسے: هٰذَانِ خَالِدٌ وَ حَامِدٌ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: جَاءَ نِيْ سَعِيْدٌ وَ خَالِدٌ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو معطوف علیہ اور معطوف دونوں مل کر مفعول بن جائے گا، جیسے: جِئْتُكَ صَبَاحًا وَ مَسَاءً۔

معطوف علیہ اور معطوف کی پہچان: ان دونوں کا اعراب ان کے عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان حروف عطف میں سے کوئی ایک حرف لازمی ہوگا۔

حروف عطف 10 ہیں: 1. اَلْوَاوُ 2. اَلْفَاءُ 3. ثُمَّ 4. حَتّٰى 5. اَوْ 6. اِمَّا 7. اَمْ 8. بَلْ 9. لٰكِنْ 10. لَا.

8. مؤکد اور تاکید کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر مؤکد ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً تاکید ہوگا، تاکید یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کو مکرر لانا خواہ وہ اسم ہو یا فعل ہو یا جملہ ہو جیسے: خَالِدٌ خَالِدٌ نَائِمٌ، جَاءَ جَاءَ خَالِدٌ اس مثال میں پہلا کلمہ خَالِدٌ مؤکد اور اور دوسرا خَالِدٌ تاکید، پس یہ دونوں مل کر مبتدا بن گیا اور نَائِمٌ اس کی خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور دوسری مثال میں جَاءَ جَاءَ مؤکد اور تاکید مل کر مبتدا اور خَالِدٌ خبر ہے۔ پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ مؤکد اور تاکید جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو مؤکد اور تاکید دونوں مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: هٰذَا خَالِدٌ خَالِدٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو مؤکد اور تاکید دونوں مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: جَاءَ خَالِدٌ خَالِدٌ

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو مؤکد اور تاکید دونوں مل کر مفعول بن جائے گا، جیسے: جِئْتُكَ صَبَاحًا صَبَاحًا۔

⑥ یاد رہے کہ ان دونوں کا اعراب ان کے عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔

⑦ یاد رہے کہ عام طور پر مؤکد اور تاکید ایک ہی لفظ مکرر ہوتا ہے، اسے تاکید لفظی کہتے ہیں لیکن بعض اوقات تاکید کے لیے الگ اور مخصوص الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں، اسے تاکید معنوی کہتے ہیں، جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ اس آیت میں کل اور اجمع تاکید کے لیے ذکر کیے گئے ہیں۔

تاکید اور مؤکد کی پہچان: عموماً ایک ہی لفظ مکرر آتا ہے یا مخصوص الفاظ آتے ہیں، دونوں صورتوں میں ان کی پہچان آسان ہے۔

تاکید معنوی کے نو الفاظ ہیں: 1. نَفْسٌ 2. عَيْنٌ 3. كِلَا 4. كِلْتَا 5. كُلٌّ 6. أَجْمَعُ 7. أَكْتَعُ 8. أَبْتَعُ 9. أَبْصَعُ.

9. مبدل منہ اور بدل کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر مبدل منہ ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً بدل ہوگا جیسے: اَبِيْ جَدِّيْ جَاءَ اس مثال میں اَبِيْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبدل منہ اور جَدِّيْ مضاف اور مضاف الیہ مل کر بدل، پس مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتدا بن گیا اور جَاءَ جملہ فعلیہ اس کی خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ مبدل منہ اور بدل جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو مبدل منہ اور بدل دونوں مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: هٰذَا اَبِيْ جَدِّيْ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو مبدل منہ اور بدل دونوں مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے، جیسے: جَاءَنِي سَعِيْدٌ حَامِدٌ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو مبدل منہ اور بدل دونوں مل کر اس کا مفعول بن جائے گا، جیسے: جِئْتُكَ صَبَاحًا مَسَاءً۔

⑥ یاد رہے کہ مبدل منہ اور بدل کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔

10. اسمائے اشارہ کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر اسم اشارہ ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً مشار الیہ ہوگا، اسے مرکب اشاری بھی کہتے ہیں۔ اگر مشار الیہ معرفہ ہو تو اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مبتدا بن جائے گا، اور ان کے بعد والا کلمہ خبر بنے گی جیسے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ اس مثال میں ذٰلِكَ اسم اشارہ اَلْكِتٰبُ مشار الیہ، پس اسم اشارہ اپنے مشار الیہ سے مل کر مبتدا ہوا اور لَا رَيْبَ فِيْهِ جملہ اسکی خبر پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② اسم اشارہ کے بعد والا کلمہ اگر اسم نکرہ ہو تو مشار الیہ محذوف سمجھا جائے گا اور اسم نکرہ اس کی خبر جیسے: هٰذَا رَجُلٌ اس مثال میں هٰذَا اسم اشارہ اور اس کا مشار الیہ اَلْقَائِمُ یا اَلْمَوْجُوْدُ محذوف سمجھا جائے گا، پس هٰذَا اسم اشارہ اپنے مشار الیہ محذوف سے مل کر مبتدا بن گیا اور رَجُلٌ مبتدا کی خبر پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

③ یاد رہے کہ اسم اشارہ اور مشار الیہ جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

④ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ هٰذَا بَيْتُهُ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے جیسے: ذَهَبَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ۔

⑥ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر اس کا مفعول بن جائیں گے، جیسے: قَتَلُوْا ذٰلِكَ الرَّجُلَ۔

⑦ یاد رہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے اور مشار الیہ کا اعراب اس کے عامل کے مطابق تبدیل ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔ جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

11. اسمائے موصولہ کی ترکیب: ① جملے کا پہلا کلمہ اگر اسم موصول ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً اس کا صلہ ہوگا، یہ صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اس جملے میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے، اسے اسمائے موصولہ کہا جاتا ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا بن جائے گا اور اس کے بعد والا کلمہ یقیناً خبر بنے گی جیسے: اَلَّذِيْ ضَرَبْتُهُ مُتَكَبِّرٌ اس مثال میں اَلَّذِيْ اسم موصول، ضَرَبْتُهُ جملہ فعلیہ خبریہ بن کر اسم موصول کا صلہ، پس اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا بن گیا، اور مُتَكَبِّرٌ اس کی خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② یاد رہے کہ اسم موصول اور صلہ جب جملے کے شروع میں آئیں گے تو مبتدا بنیں گے اگر یہ جملے کے درمیان یا آخر میں آئیں تو غور کیا جائے گا کہ اس سے پہلے کیا ہے؟

③ اگر اس سے پہلے مبتدا ہے تو اسم موصول اور صلہ دونوں مل کر اس کی خبر بن جائیں گے جیسے: هٰذَا الَّذِيْ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔

④ اگر اس سے پہلے فعل ہے تو اسم موصول اور صلہ دونوں مل کر اس کا فاعل بن جائیں گے جیسے: ذَهَبَ الَّذِيْ اِبْنُهُ خَادِمٌ۔

⑤ اگر اس سے پہلے فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں تو اسم موصول اور صلہ دونوں مل کر اس کا مفعول بن جائیں گے، جیسے: قَتَلُوْا الَّذِيْ سَرَقَ مَالًا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ یاد رہے کہ اسم موصول مبنی ہوتا ہے اور اس کے صلہ کا اعراب اس کے عامل کے مطابق تبدیل ہوگا یعنی مبتدا، خبر اور فاعل، نائب فاعل بننے کی صورت میں مرفوع اور مفعول بننے کی صورت میں منصوب ہوگا۔ جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

12. حرف ندا اور منادیٰ: ① منادیٰ ایسا اسم ہوتا ہے جسے حرف نداء کے ساتھ پکارا جائے، یہ حرف نداء اَدْعُوْ فعل کا قائم مقام ہوتا ہے، گویا کہ منادیٰ اَدْعُوْ فعل کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ جیسے: یَا سَعِیْدُ اِقْرَأْ أي اَدْعُوْ سَعِیْدًا۔ اس مثال میں یَا حرف نداء سَعِیْدُ منادیٰ پس حرف نداء اپنے منادیٰ سے مل کر اَدْعُوْ فعل محذوف کا مفعول بہ بنا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء بنے گا اور اسکے بعد والا جملہ اِقْرَأْ فعل اور فاعل مل کر اسکا جواب نداء بنے گا، دونوں مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔

منادیٰ کی پہچان: عموماً منادیٰ مفرد، معرفہ اور مرفوع ہوتا ہے جیسے: یَا حَامِدُ، یَا نَاصِرَانِ، یَا مُجَاهِدُوْنَ لیکن کبھی مضاف اور منصوب بھی ہوتا ہے جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

13. شرط اور جزا کی ترکیب: ① اگر جملے کے شروع میں پہلا کلمہ حرف شرط ہو تو دوسرا کلمہ یقیناً جزا ہوگا۔ حروف شرط ہمیشہ دو جملوں کے شروع میں آتے ہیں، یہ جملے دونوں اسمیہ ہوں یا دونوں فعلیہ ہوں یا دونوں مختلف ہوں، ان تینوں صورتوں میں سے پہلا جملہ شرط اور دوسرا جملہ جزا کہلاتا ہے، پس شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ بنے گا۔ جیسے: اِنْ زُرْتَنِيْ اَکْرَمْتُكَ، لَوْ تَزُوْرُنِيْ اَکْرَمْتُكَ. پہلی مثال میں زُرْتَنِيْ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر شرط ہے اور اَکْرَمْتُكَ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر جزا ہے، پس شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ اور جزا کے شروع میں عموماً ف جزائیہ بھی آجاتی ہے جیسے: ﴿اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ﴾

جملہ شرطیہ کی پہچان: حروف شرط کے بعد فعل ہمیشہ مجزوم ہوتا ہے اور اکثر جزا کے شروع میں ف جزائیہ بھی ہوتی ہے۔ حروف شرط تین ہیں: 1. اِنْ 2. لَوْ 3. اَمَّا۔

14. قسم اور جواب قسم کی ترکیب: ① اگر جملے کا پہلا کلمہ قسم ہے تو دوسرا کلمہ جواب قسم ہوگا، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ بنے گا۔ جیسے: وَاللّٰهِ اَنَا صَادِقٌ۔ اس مثال میں وَ حرف جار ہے اور لفظ اللّٰهِ مجرور ہے، جار اور مجرور مل کر اُقْسِمُ فعل محذوف کے متعلق ہوگا، پس اُقْسِمُ فعل محذوف اپنے فاعل اور متعلق کے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ بن کر قسم بنے گی اور اَنَا مبتدا اور صَادِقٌ اس کی خبر، پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بن کر جواب قسم بنے گا۔ پس قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔ حروف قسم تین ہیں: 1. و 2. ب 3. ت۔ جیسے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ، تَاللّٰهِ۔ یاد رہے کہ یہ تینوں حروف قسم دراصل حروف جارہ میں سے ہیں۔

② اگر قسم شرط اور جزا سے مقدم آجائے تو جس فعل پر حرف شرط داخل ہوگا اُس فعل کا ماضی ہونا لازم ہے اور اس پر لام تاکید کا آنا بھی لازم ہے جیسے: وَاللّٰهِ اِنْ اَتَیْتَنِيْ لَاَکْرَمْتُكَ. اس مثال میں قسم کی تقدیم کی وجہ سے دوسرا جملہ جواب قسم ہوگا نہ کہ شرط کی جزا۔ **جملہ قسمیہ کی پہچان:** حروف قسم کے بعد والا اسم ہمیشہ مجرور ہوگا جیسے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ، تَاللّٰهِ۔

15. قول اور مقولہ کی ترکیب: قَالَ، یَقُوْلُ کے باب سے کوئی فعل آجائے تو وہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر قول کہلاتا ہے اور اس کے بعد والا جملہ جس میں کوئی بات کہی گئی ہے وہ بات اس قول کا مقولہ کہلاتا ہے۔ اگر فعل معروف ہو تو قول اور مقولہ دونوں مل کر فعل کا مفعول بہ بنیں گے، اور اگر فعل مجہول ہو تو قول اور مقولہ دونوں مل کر فعل مجہول کا نائب فاعل بنیں گے لیکن اگر فعل موجود نہ ہو تو ضرورت کے مطابق فعل معروف یا مجہول محذوف نکالا جائے گا، جیسے: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. اس حدیث میں عَنْ حرف جار، اَبِیْ مضاف، سَعِیْدٍ مضاف الیہ، پس مضاف اور مضاف الیہ مل کر موصوف بنے گا، الْخُدْرِيِّ صفت، پس موصوف اپنی صفت کے ساتھ مل کر مجرور ہوا، جار اور مجرور مل کر رَوٰی یا یَرْوِیْ فعل معروف یا رُوِیَ، یُرْوٰی فعل مجہول محذوف کے متعلق ہوگا۔ قَالَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، باب نصر ینصر، اجوف واوی، اس میں ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، پس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر قول اول بن گیا۔ پھر قَالَ فعل ماضی، رَسُوْلُ مضاف، لفظ اللّٰهِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قَالَ فعل کا فاعل، پس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر قول دوم بن گیا۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الْمَاءَ اِنَّ کا اسم، طَهُوْرٌ اِنَّ کی خبر اول، لَا یُنَجِّسُهُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معلوم، باب تفعیل، ہٗ ضمیر متصل مفعول بہ مقدم اور شَيْءٌ فاعل، پس فعل اپنے فاعل، مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر اِنَّ کی خبر دوم، پس اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بن کر مقولہ برائے قول دوم، پس قول دوم اپنے مقولہ سے مل کر قول اول کا مقولہ بن گیا۔ پھر قول اول اپنے مقولہ سے مل کر رَوٰی فعل محذوف کا مفعول بہ بن گیا، پس رَوٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا رُوِیَ فعل مجہول کا نائب فاعل بنا لیں، پس رُوِیَ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نیز لَا یُنَجِّسُهُ شَيْءٌ جملے کو طَهُوْرٌ کی صفت بھی بنایا جاسکتا ہے، اس طرح خبر ایک ہی رہے گی۔ اسی طرح باقی تمام احادیث کی ترکیب کی جائے گی۔

ناشر: الجامعۃ الاسلامیہ مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

193 شاہ جمال کالونی، لاہور، نزد الائیڈ سکول سسٹم، برائے رابطہ: 03214161840، 04235403543

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "